مَريَم

(Maryam)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

1	كهيعص	
	كهيعص	
2	ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا	
	ذکر ہے تیرے رب کی رحمت کا اپنے بندے زکریا پر۔	
3	إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا	
	جب اس نے اپنے رب کو آہستہ پکارا۔	
4	قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُن بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا	

	اس نے کہا اۓ میرے رب میرے ڈھانچے کو مجھ سے ہی کمزور کر دیا ہے۔اور رئیس بڑھاپے کے سبب مشتعل ہوا ہے۔اۓ پروردگار، میں نے کبھی بھی تیری دعوت دینے میں کوتاہی نہیں کی۔	
مباحث:۔		
5	وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِن وَرَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا	
	اور میں اپنے بعد اپنے بھائی بندوں سے ڈرتا ہوں اور میری جماعت بھی بانجھ ہے تو مجھے اپنے پاس سے ایک ولی (سرپرست) عطا فرما۔	
مباحث:۔		
6	يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا	
	جو میری اور آل یعقوب کی وراثت کرے۔اور اس کو راضی برضا بنانا۔	
7	يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ لَمْ نَجْعَل لَّهُ مِن قَبْلُ سَمِيًّا	
	اے زکریا ہم تجھے ایک غلام کی خوشخبری دیتے ہیں جس کی پہچان یحییٰ (حیات آفرینی) ہو گی اور اس سے پہلے ہم نے ایسا اسم با مسمّٰی نہیں مقرر کیا۔	
8	قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا	

کہا کہ ائے میرے رب! میرے لئے کب غلام ہوگا کہ میری جماعت تو بانجھ ہے اور میں بسبب کبریائی سرکشی کی حالت کو پہنچ گیا ہوں۔

مباحث:۔

وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا میری قوم بانجھ ہے یعنی میری قوم کوئی مرد میداں پیدا کرنے والی نہیں ہے۔

9 قَالَ كَذَٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِن قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا

کہا اسی وجہ سے۔۔۔ تیرے رب نے کہا ہے کہ وہ میرے ساتھ نرم خو ہے اور میں نے تجھے بھی تو اس سے پہلے تخلیق کیا تھا جبکہ تیری کوئی حیثیت بھی نہ تھی۔

مباحث:۔

وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِن قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ۰(میں نے تجھے بھی تو اس سے پہلے تخلیق کیا تھا جبکہ تیری کوئی حیثیت بھی نہ تھی۔)جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا یہ تخلیق ماں کے پیٹ یا تخلیقی مدارج نہیں بیان کئے جارہے ہیں بلکہ یہ ایک عام انسان کے معاشرے میں مرتبے کے لحاظ سے بلندی اور پستی کے درجات ہیں۔

10 قَالَ رَبِّ اجْعَل لِّي آيَةً ۚ قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا

زکریہ نے کہا میرے پروردگار میرے لئے کوئی حکم مقرر فرما۔ارشاد ہوا کہ تیرے لئے حکم یہ ہے کہ تو انسانیت پر لگاتار ظلم کرنے والوں کی باتوں پر کان نہیں دھرے گا۔

11 فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ أَن سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا

	پس وہ اپنے جنگی چوکی سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آیا اور انہیں وحی کی (فَأَوْحَىٰ) کہ تم صبح وشام جدوجہد میں لگے رہو۔	
	مباحث:۔ اس آیت میں ایک بات یہ بھی معلوم ہو گئی کہ ایک شخص دوسرے شخص کو وحی کر سکتا ہے۔	
12	يَا يَحْيَىٰ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ ۖ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا	
	اے یحییٰ کتاب کو مضبوطی سے پکڑ اور ہم نے اسے نوجوانی ہی میں حکمت عطا کی۔	
13	وَحَنَانًا مِّن لَّدُنَّا وَزَكَاةً ۖ وَكَانَ تَقِيًّا	
	اور اپنی طرف سے اس کو نرم دلی اور پاکیزگی عطا کی اور وہ قوانین قدرت پر چلنے والا شخص تھا۔	
14	وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُن جَبَّارًا عَصِيًّا	
	اور اپنے والدین کا حق شناس تھا وہ جبّار نہ تھا اور نہ ہی نافرمان۔	
15	وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا	
	اس پر سلامتی اس دن بھی جب وہ پیدا کیا گیا اور جس دن وہ ناکام ہوا اور جس دن وہ حیات آفرین مقرر کیا جائے گا۔	
16	وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا	

	اور الکتاب کے بارے میں مریم کا ذکر کرو کہ جب انہوں نے اپنے گھر والوں سے علٰحدہ ایک روشن علمی کیفیت میں چلی گئیں۔	
	مباحث:۔ یہ سفر زمینی سفر نہیں تھا بلکہ ایک تجسس علمی انکو ایسی کیفیت میں لے گیا جہاں سے وحی الٰہی کی ابتدا ہوتی ہے۔ مَكَانًا ۔۔مادہ م ک ن ۔۔ معنی جگہ۔رتبہ۔حیثیت۔شان۔پوزیشن۔درجہ۔وقار۔سورہ المائدہ میں آیت نمبر ٦٠ میں ارشاد ہے أُولَئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ (وہی لوگ درجہ میں بدتر ہیں اور راہِ راست سے بھی بہت دور ہیں) شَرْقِيًّا ۔۔مادہ۔۔ش ر ق معنی ۔۔طلوع ہونا۔چمکنا۔طلوع آفتاب۔ الاشراق نور معرفت جو کسی کے ذہن میں پیدا ہو۔(القاموس الوحید) مَكَانًا شَرْقِيًّا سے مراد یہی نور معرفت ہے جو سیدہ مریم کو ملی۔	
17	فَاتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا	
	تو انہوں نے ان کی طرف سے حجاب اختیار کیا۔۔۔ بایں وجہ۔۔۔ ہم نے اس کی طرف اپنی حکومت کا کارندہ بھیجا۔۔۔۔ چناچہ وہ اس کو مثالی بشر محسوس ہوا۔	
18	قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا	
	کہا بے شک میں رحمان کی پناہ تجھ سے طلب کرتی ہوں بشرطیکہ تو پرہیزگار ہے	

	مباحث:۔ غموماً اس آیت کا ترجمہ "کہا بے شک میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو پرہیزگار ہے" اور کچھ اس طرح کا مفہوم لیا جاتا ہے کہ جیسے سیدہ مریم اس شخص سے ڈر کر رحمان کی پناہ میں آنا چاہ رہی ہیں۔ حالانکہ مفہوم میں اس شخص سے کہا جا رہا ہے کہ اگر تو پرہیزگار ہے تو میں تجھ سے رحمان کی پناہ طلب کرتی ہوں۔ تو مجھے رحمانی اصولوں کے تحت پناہ فراہم کر۔	
	قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا	19
	اس نے کہا میں تو صرف تیرے مربی کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ میں ایک بہترین نشو ونما پایا ہوا نوجوان عطا کروں۔	

مباحث:۔

دیکھئے اس آیت میں دو باتیں غور طلب ہیں۔،

ا۔۔۔اس شخص کا یہ کہنا کہ میں تو تیرے مربی کا بھیجا ہوا "صرف "ایک رسول ہوں۔یعنی اس شخص کا کوئی اور کام نہ تھا سوائے اُس چیز کے پہنچانے کے جو اُسے دیا گیا تھا۔

۲۔۔۔اور رسول جو دینے آیا تھا وہ ایک غُلَامًا زَكِيًّا مزکّی غلام تھا۔اگر تو جس بچے کی بات ہو رہی ہے وہ ابھی پیدا بھی نہیں ہوا ہے تو یہ تو قرآن کی تمام تعلیمات کی نفی ہے۔کیونکہ پھر تو جو کچھ اس دنیا میں ہو رہا ہے وہ پہلے سے ہی ایک پروگرام کے تحت ہو رہا ہے۔اس لئے ہمارا مواخذہ کس بات کا۔؟اس دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ اللہ کی رام لیلا ہے۔اس نے ایک اسٹیج سجا یا ہوا ہے۔اور ہم سب اداکار ہیں جب ڈرامہ ختم ہو جائیگا تو سب کچھ ختم ہو جائیگا۔

۳۔۔۔ غلام کا لفظ ہی بتا رہا ہے کہ کوئی طفل یعنی بچّہ یا ابن یعنی بیتے کی بات نہیں ہو رہی ہے بلکہ ایک نوجوان کی بات ہو رہی ہے۔

۴۔۔۔چوتھی بات یہ کہ یہ نوجوان انتہا درجے کی نشو ونما پا چکا تھا۔زَكِيًّا کے معنی ہوتے ہیں بہترین نشو ونماء پایا ہوا عقل مند ہنر مند پاکیزہ فہم و فراست کا مالک۔

20	قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا
	انہوں نے کہا کہ کیونکر میرے لئے نوجوان ہو گا جب کہ مجھے کسی بشری خیالات ، نظریات اور تعلیمات نے چھوا بھی نہیں ہے اور نہ ہی میں نے بغاوت کی ہے۔

	مباحث:۔ مباحث:۔ بَشَرٌ ۔۔مادہ ب ش ر ۔۔ بَشَرَ يَبْشَرُ ۔۔بَشراً باب ضرب اور سمع سے مصدر بَشَراً ہے۔اور اسم المفعول اور اسم بطور نکرہ دونوں حالتوں میں استعمال ہو سکتا ہے۔ اگر مصدری معنوں میں لیں تو ترجمہ ہو گا بشری خیالات ۔بشری نظریات یا بشری تعلیمات۔ اور اگر بطور اسم نکرہ لیا جائے تو ترجمہ ایک یا کوئی آدمی ہو گا يَمْسَسْنِي ۔۔مادہ۔۔م س س ۔۔ معنی۔۔لاحق ہونا، چھونا،ضرورت ہونا، بَغِيًّا۔۔ب غ ی ۔۔ معنی بغاوت۔،سرکشی۔ظلم۔طلب کرنا،خواہش۔	
21	قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۖ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا	
	کہا۔۔اسی وجہ سے ۔۔تیرے مربی نے کہا ہے " وہ نرم مزاج ہے ۔اور ہم اس کو لوگوں کے لئے نمونہ اور اپنی طرف سے باعث رحمت بنانا چاہتے ہیں اور اس بات کا فیصلہ ہو چکا ہے۔	
22	فَحَمَلَتْهُ فَانتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا	
	پس۔۔مریم نے اس نوجوان کی ذمہ داری اٹھالی۔۔۔اور اس کے ساتھ مقام اقصیٰ کی طرف چلی گئیں۔	

مباحث:۔

فَحَمَلَتْهُ ۔۔مادہ۔۔ح م ل ۔۔ معنی۔۔ذمہ داری اٹھانا۔حمّال بوجھ اٹھانے والا۔حاملہ وہ عورت جس کا حمل ٹھیر گیا ہو۔

عمومی تراجم میں فَحَمَلَتْهُ کا ترجمہ پس وہ حاملہ ہو گئی کیا جاتا ہے۔جو ایک دیو مالائی،مافوق الفطرت اور مافوق الانسانی واقعہ ہے۔کبھی کوئی عورت قوانین الہیہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کسی بچے کا حمل نہیں اٹھا سکتی ہے۔الہی قانون کو نہ تو بدلا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کا نتیجہ غیر متوقع ہو سکتا ہے۔

قَصِيًّا۔۔مادہ۔۔ق ص و ۔۔ معنی۔۔دور۔لا محدود۔احکامات الہی دو طرح کے ہیں۔ایک وہ جو پابندی عائد کرتے ہیں جنکو مسجد حرام کہا گیا ہے اور باقی انسان کو آزاد چھوڑا گیا ہے کہ وہ مملکت الہیہ کے قوانین کے تحت زندگی بسر کرے۔یہ قوانین مسجد اقصیٰ کہلاتے ہیں۔

سب سے پہلے تعلیم ان قوانین کی دی جاتی ہے جو انسان کو پابند کرتی ہیں اور وہ بہت محدود ہوتے ہیں۔اس کے بعد سب کچھ جائز ہے بشرطیکہ وہ طیب ہوں۔سورہ المائدہ میں حرام بتانے کے بعد کہا گیا يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وہ سوال کرینگے کہ ان کے لئے کس کی اجازت ہے۔۔۔کہدو تمہارے لئے تمام مناسب چیزوں کی اجازت ہے۔

مَكَانًا قَصِيًّا سے مراد بھی یہی احکامات ہیں جو وسیع تر ہیں اور ہر حکم میں لامحدودیت ہے بشرطیکہ وہ مناسب ہوں۔اور یہ مملکت الہیہ کے دائرہ کار میں آئینگے۔

فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا وَكُنتُ نَسْيًا مَّنسِيًّا	23
پس غور وخوض ان کو سچائی کی طاقت کی طرف لایا تو اس نے کہا "ہائے میری کمی و کمزوری اس سے پہلے تو میں مردہ تھی اور غیر معروف تھی"۔	

مباحث:۔

اَلْمَخَاضُ ۔۔مادہ۔۔خ و ض ۔۔مَفعَل کے وزن پر اسم ظرف خاض القوم لوگوں کا باتوں میں مشغول ہونا۔خاض الامر کسی معاملے میں گھس پڑنا۔سرگرم ہونا۔غوروخوض کرنا۔

لیکن اگر اس کا مادہ م خ ض سے لیا جائے تو یہ لفظ اسم کی حیثیت سے ہوگا اور جس کے معنی دردزہ کے بھی ہوتے ہیں۔

جِذْعِ ۔۔مادہ ج ذ ع ۔۔معنی۔۔قوت۔،طاقت۔اس سے درخت کا تنا کیونکہ تناسب سے مضبوط ہوتا ہے۔

النَّخْلَةِ ۔۔مادہ۔ ن خ ل ۔۔خوب چھان پھٹک کرنا۔کلام کو فصیح و بلیغ بنانا۔چننا چھانٹنا۔ تنخّل ما فی الکتاب میں نے کتاب کا خلاصہ نکال لیا۔

24	فَنَادَاهَا مِن تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا
	چنانچہ اس کی ماتحتی سے ندا آئی "توملال نہ کر۔۔تیری ماتحتی میں تیرا مربی ایک سردار مقرر کر چکا ہے۔"

اس آیت کا روائتی ترجمہ اتنا مضحکہ خیز ہے کہ قاری کو خود احساس ہو جائیگا کہ مفسرین اور مترجمین اور اسلاف نے ہمیں کیا کچھ دیا ہے جس پر ہم فخر کر سکتے ہیں۔۔۔۔!!!
جب سیدہ مریم دردزہ کی وجہ سے کھجور کے تنے کو ہلا رہیں تھیں اور چیخ چلا رہی تھیں تو اس جگہ نیچے کی طرف ایک نہر بہہ رہی تھی تو وہاں سے آواز آئی کہ توملال نہ کر

25	وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا
	سچائی کی طاقت سے اپنے اندر فرحت و شادابی حاصل کر۔۔،تجھ پر چنی ہوئی خوشحالیوں کی بارش ہوگی۔۔

مباحث:۔

ذرا غور کیجئے کہ ایک عورت دردزہ سے تڑپ رہی ہو اور اس سے آپ کہیں کہ کھجور کے تنے کو پکڑ کر ہلائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تو وہ دردزہ کو بھول کر آپ کی نااہلی کا ماتم کرے گی۔

ایک تو حاملہ عورت جو دردزہ سے تڑپ بھی رہی ہو کھجور کے تنے کو ہلانا ہی کتنا مشکل عمل ہے اور پھر اتنی زور سے ہلانا کہ پکی کھجوریں گریں۔۔۔۔۔۔ یاللعجب۔۔۔۔!!!! شاید مترجمین اور مفسرین نے کھجور کا درخت دیکھا ہی نہیں کہ اس کا تنا کتنا سخت اور کھردرا ہوتا ہے کہ پکڑ کر ہلانا تو دور کی بات اس کو پکڑنا ہی مشکل کام ہے۔۔ پھر اتنی زور سے ہلانا کہ پکی کھجوریں گریں۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

یہ ہے ہمارے ایرانی اور یہودی مفسرین کی ملی بھگت۔ اور ان اصحاب کے لئے جواب جو یہ سمجھتے ہیں کہ عرب میں پیدا ہونے والا عربی زبان کا ماہر ہوتا۔ دیکھ لیجئے۔۔۔۔۔۔۔!!!!!

رُطَبًا ۔۔مادہ۔۔ ر ط ب ۔۔ معنی۔۔تازگی و خوشحالی۔ رطب و یابس ایسی ملی جلی چیز کو کہتے ہیں جس میں کھرے کھوٹے کی ملاوٹ ہو۔ یابس کہتے ہیں ایسی چیز کو جو مرور زمانہ سے سوکھ گئی ہو اور بیکار ہو جائے۔ جبکہ یابس کہتے ہیں وہ چیز جس میں جان ہو۔

جَنِيًّا۔۔مادہ۔۔ ج ن ی ۔۔ معنی۔۔چنی ہوئی۔

26	فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا ۖ فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنسِيًّا

پس تو کھا اور پی اور مطمئن رہ۔۔۔۔، پس اگر تو بشری رسم و رواج، نظریات، یا تعلیمات دیکھے، تو اعلان کرنا کہ میں نے تو رحمان کے لئے ایک صوم کی ذمہ داری اٹھائی ہے۔۔۔ اسلئے میں کوئی ایسا کلام نہیں کرونگی جس کی نسبت انسان سے ہو۔

مباحث:۔

الْبَشَرِ ۔۔اس مقام پر نکرہ کی بجائے الْبَشَرِ معرفہ آیا ہے۔۔اس کا مطلب ہے کہ یہاں پر وہی بات ہو رہی ہے جو گزشتہ آیات میں ہوئی ہے یعنی الْبَشَرِ بطور مصدر ہے۔

نَذَرْتُ ۔۔اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے میں نے نذر مانی ہے اور مفہوم وہی نظر نیاز کے حوالے سے لیا جاتا ہے۔مادہ۔۔ن ذ ر ۔معنی۔۔ اپنے اوپر کوئی چیز لازم کر لینا، کسی بات کی ذمہ داری اٹھانا چوکنا کرنا۔۔
اب غور کیجئے کہ سیدہ مریم نے کس چیز کی ذمہ داری اٹھائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟جی ہاں سیدہ مریم نے ایک عاقل بالغ جوان کی رحمانیت کے حوالے سے تربیت کی ذمہ داری اٹھائی تھی۔یہی ان کی پوری زندگی کا ایک ہی صوم تھا۔

فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ ۖ قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا	27
چنانچہ۔۔وہ اس نوجوان کو اپنے لوگوں کے پاس لائی اس کو ذمہ دار ٹھیراتے ہوئے۔۔۔۔۔ انہوں نے کہا۔۔اے مریم تو افترا کرنے والی حالت میں آئی ہے۔	

مباحث:۔

قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا اس کا روائتی ترجمہ کرتے ہیں(اے مریم! بیشک تو نے بہت بری بات کی،)ایک اور مترجم نے کہا(" اے مریم، یہ تو تُو نے بڑا پاپ کر ڈالا")حالانکہ اس آیت میں نہ تو پاپ کرنے کے لئے کوئی جواز ہے اور نہ ہی بری بات کے لئے۔جو الفاظ آئے ہیں وہ ہیں شَيْئًا فَرِيًّا اور قوائد کے لحاظ سے مرکب توصیفی ہے۔اور نصبی حالت میں مفعول الحال بطور نکرہ وارد ہوا ہے۔یہ پورا کا پورا مرکب مریم کے آنے کی وضاحت کر رہا ہے۔جِئْتِ کے معنی ہیں وہ۔ جھوٹی چیز کی حالت میں آئی۔اگر بہت کھینچ تان کی جائے تو اس سے زیادہ معنی نہیں ہو سکتے کہ "ایک جھوٹ کے ساتھ آئی ہے۔" اس آیت میں شَيْئًا فَرِيًّا مفعول الحال مریم ہیں نہ کہ وہ نوجوان۔

	يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا	28
	اے ہارون کی بہن! نہ تیرا باپ برا آدمی تھا اور نہ ہی تیری ماں بغاوت والی تھی۔	
	مباحث:۔ يَا أُخْتَ هَارُونَ (اۓ ھارون کی بہن) ہر چھوٹی بچی قوم کے لیڈر کی بچی کہلائی جاتی ہے۔اور ہر بڑی عورت قوم کے لیڈر کی بہن ہوتی ہے۔	
	فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ ۖ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَن كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا	29
	چنانچہ۔۔اس نے اس کی طرف اشارہ کیا انہوں نے کہا ہم کیونکر اس سے بات کریں جو کل کا بچہ ہے۔	

مباحث:۔

قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَن كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ("انہوں نے کہا ہم کیونکر اس سے بات کریں جو کل کا بچہ ہے۔") کیونکہ سیدنا مسیح کے سامنے بڑے بڑے علماء و مشائخ تھے جو خود اپنی ذات میں لوگوں کے لئے ایک مرتبہ اور حیثیت رکھتے تھے۔۔۔اس لئے جب ان کے سامنے مذہب کی بجائے دین کو پیش کیا گیا تو وہ گھبرائے کہ اس نظریہ کی بناء پر ان کی شملہ توز میں بوس ہو جائیگا۔ تو انہون نے بات کرنے سے ہی انکار کر دیا کہ یہ تو کل کی پیداوار ہے ہم اس سے کیا بات کریں۔ جس کا جواب اگلی آیت میں سیدنا مسیح نے خود دیا ہے۔ فرمایا

قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا (کہا بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں مجھے اس نے کتاب دی ہے اور مجھے نبی مقرر کیا)

یہ جملہ خود واضح کر رہا ہے کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ انکو "الکتاب" مل چکی تھی اور ان کو نبی مقرر کیا جا چکا تھا۔

اللہ کے قانون میں نہ تو الکتاب کسی نومولود کو عطا کی جاتی ہے اور نہ ہی نبی کے منصب پر کسی نومولود کو فائز کیا جاتا ہے۔۔یہ قوانین الٰہیہ کے برخلاف بات ہوگی۔ قوانین الٰہیہ نہ تو کبھی بدلتے ہیں اور نہ ہی نتائج غیر متوقع واقع ہوتے ہیں۔

فَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ﴿ (پس تم اللہ کے قانون میں کوئی تبدیلی نہیں پاؤ گے اور نہ ہی تم اللہ کے قانون میں کوئی تغیر پاؤ گے۔)

30	قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا
	کہا بے شک میں مملکت الٰہیہ کا ایک بندہ ہوں مجھے اس نے کتاب دی ہے اور مجھے منتظم مقرر کیا ہے۔
31	وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا
	اور میں جہاں کہیں بھی ہوں مجھے بابرکت مقرر کیا ہے اور جب تک میں زندہ ہوں مجھے قونین قدرت کا نظام قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔۔اور لوگوں کی خوشحالی کا ذمہ دار بنایا ہے۔

32	وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا	
	اور اپنی امت کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے والا اور مجھے ہر گز جبّار اور لوگوں کو آپس میں شق کرنے والا نہیں مقرر کیا ہے۔	
33	وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا	
	سلامتی ہے مجھ پر جس دن میں پیدا کیا گیا، جس دن میں مغلوب ہوا اور جس دن میں حیات آفرینی کے ساتھ مبعوث کیا جاؤنگا۔	
34	ذَٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ	
	یہ ہے عیسیٰ ابن مریم۔۔۔۔۔۔۔۔! اور یہ الحق کا قول ہے جس میں لوگ شک کر رہے ہیں۔	
35	مَا كَانَ لِلَّهِ أَن يَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ ۖ سُبْحَانَهُ ۚ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ	
	اللہ کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے۔۔۔۔۔۔۔۔تمام جدوجہد اسی کے لئے ہے۔۔۔۔۔۔وہ جب کسی بات کا فیصلہ کرتا ہے تو کہتا ہے کہ ہو جا، اور وہ ہو جاتی ہے۔	
36	وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ	

	اور بے شک قوانین قدرت میرے اور تمہارے سب کے مربی ہیں سو انہی کی عبدیت اختیار کرو یہی صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ہے۔	
37	فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِن بَيْنِهِمْ ۖ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ	
	چنانچہ مختلف گروہوں نے باہم اختلاف کیا سو جن لوگوں نے کفر کیا ان کی اس عظیم دن کی موجودگی سے ہی بربادی ہے۔	
38	أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُونَنَا ۖ لَٰكِنِ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ	
	وہ جس دن ہمارے پاس آئیں گے تو کیسے سننے والے اور کیسے دیکھنے والے ہوں گے۔۔۔۔ مگر آج ظالم لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔	
39	وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ	
	اور ان لوگوں کو اس حسرت کے دن سے ڈرائیے جب قطعی فیصلہ ہو جائے گا اگرچہ یہ لوگ آج غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور امن قائم نہیں کر رہے۔	
40	إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ	
	بیشک ہم زمین اور جو کچھ زمین پر ہے سب کے وارث ہیں اور سب ہماری ہی طرف واپس لائے جائیں گے۔	

41	وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا	
	اور کتاب کے معاملے میں ابراہیم کا تذکرہ کرو کہ وہ احکامات کو سچ کر دکھانے والا سربراہ تھا۔	
42	إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا	
	جب انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ آپ ایسے کی فرمانبرداری کیوں کرتے ہیں جو نہ تو آپ کی بات پر کان دھرتا ہے اور نہ ہی آپ پر نظرِ عنایت کرتا ہے۔۔۔۔۔اور نہ ہی آپ کے کسی کام آنے والا ہے۔	
43	يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا	
	اے باپ! بے شک میرے پاس العلم سے وہ آ چکا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا۔ آپ میری پیروی کیجئے میں آپ کو سیدھا راستہ دکھا دوں گا۔	
44	يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا	
	ائے میرے باپ! شیطان کی فرمان برداری نہ کیجئے۔۔۔یقیناً وہ رحمن کا نافرمان ہے۔	
45	يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا	
	ائے میرے باپ! مجھے اندیشہ ہے کہ آپ کو الرحمن کا عذاب نہ پکڑ لے اور آپ شیطان کے ساتھی بن جائیں۔	

46	قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ ۖ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ ۖ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا	
	اس نے کہا: اے ابراہیم کیا تم میرے خداؤں سے رو گردانی کرتے ہو؟۔۔۔۔۔اگر تم باز نہ آئے تو میں تمہیں سنگسار کر دوں گا۔اور تم ایک طویل مدت تک مجھ سے دور ہو جاؤ۔	
47	قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ ۖ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي ۖ إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا	
	کہا۔۔۔آپ پر سلامتی رہے۔۔۔یقیناً میں اپنے رب سے آپ کے لئے حفاظت طلب کرونگا۔۔۔۔بے شک وہ مجھ پر بڑا مہربان ہے۔	
48	وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُو رَبِّي عَسَىٰ أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيًّا	
	اور میں تم لوگوں کو چھوڑتا ہوں اور جنکی تم قوانین قدرت کے ساتھ دعوت دیتے ہو اور میں میں تو اپنے رب ہی کی دعوت دونگا۔امید ہے کہ میں اپنے رب کی دعوت کے ساتھ شقی نہ ہوئنگا۔	
49	فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا	
	پھر جب وہ ان لوگوں سے اور ان سے جن کی وہ پیروی کرتے تھے علحدہ ہوا تو ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب عطا کیا اور ہم نے ہر ایک کو سربراہ مقرر کیا۔	
50	وَوَهَبْنَا لَهُم مِّن رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا	
	اور ہم نے ان سب کو اپنی رحمت سے دیا اور ہم نے ان کے لئے سچی بات کو بلند درجہ مقرر کیا۔	

51	وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسَىٰ ۚ إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا
	اور قانون کی کتاب کے معاملے میں موسیٰ کا ذکر کرو۔یقیناً وہ میرے مخلص بندے اور صاحب رسالت سربراہ تھے۔

مباحث:۔

رَسُولًا نَّبِيًّا۔۔۔یہ مرکب توصیفی ہے جس کا مطلب ہے کہ وہ ایسے رسول تھے جن کو منتظم کے منصب پر بھی فائز کیا گیا تھا۔
رسول ایک ایسی ہستی کو کہتے ہیں جس کو رسالت کے منصب پر فائز کیا گیا ہو۔رسالت کا مطلب ہے کہ جو پیغام اس کو دیا گیا ہے وہ لوگوں تک پہنچائے۔۔اور جو پیغام دیا گیا ہے وہ وحی الہی ہے۔،وہ قوانین قدرت ہیں۔،وہ توراۃ ہے وہ انجیل اور وہ ہی قرآن ہے۔پیغام کے بغیر نہ کوئی رسول ہو سکتا ہے اور نہ ہی کوئی نبی مقرر کیا جاتا ہے۔

52	وَنَادَيْنَاهُ مِن جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا
	اور ہم نے اسے یمن وسعادت کے اطوار (طور طریقے) کی طرف بلایا اور اسے بطور نجات دہندہ ہم نے قریب کیا۔
53	وَوَهَبْنَا لَهُ مِن رَّحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا
	اور ہم نے اسے اپنی رحمت سے اس کے بھائی ہارون کو بطور سربراہ مقرر کیا۔
54	وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا

	اور قانون کے معاملے میں اسماعیل کا بھی ذکر کرو۔۔بے شک وہ وعدہ کا سچا تھا۔۔اور وہ صاحب رسالت سربراہ تھا۔	
55	وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِندَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا	
	اور اپنے اہلیت والوں کو قونین قدرت کا نظام قائم کرنے کا حکم دیتا تھا۔۔اور لوگوں کو خوشحالی کا ذمہ دار ٹھہراتا تھا۔۔ور وہ اپنے رب کے ہاں پسندیدہ۔	
56	وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا	
	اورالکتاب کے معاملے میں ادریس کا ذکر کرو بے شک وہ مملکت الھیہ کے احکامات کو سچ کر دکھانے والا ایک سربراہ تھا۔	
57	وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا	
	اور ہم نے اسے بلند مرتبہ پر پہنچایا	
58	أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ مِن ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِن ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۚ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا	

	یہ سربراہان مملکت اور آدم کی اولاد میں سے وہ لوگ ہیں جن پر مملکت الھیہ نے انعام کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یعنی۔۔۔۔۔ان میں سے جنھیں ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا۔۔،اور ابراھیم اور اسرائیل کی اولاد میں سے۔۔، اور ان میں سے جنھیں ہم نے ہدایت دی اور پسند کیا۔۔۔۔۔۔جب ان کو الرحمان کے احکامات دئے جاتے ہیں تو روتے ہوئے سرنگوں ہوجاتے ہیں۔	
59	فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ ۖ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا	
	پھر ان کی جگہ ایسے ناخلف آئے جنھوں نے نظام کو ضائع کیا اور خواہشات کے پیچھے پڑ گئے اس لئے عنقریب گمراہی کی سزا پائیں گے۔	

مباحث:۔

اس آیت کے مختلف تراجم آپ کی خدمت میں پیش کرتا چلوں جس سے یہ واضح ہو جائے کہ الصَّلَاةَ خواہشات کی ضد ہے۔اور جو لوگ الصَّلَاةَ یعنی قوانین الہی کی بنیاد پر بنا نظام کو ضائع کرتے ہیں وہ اسی دنیا میں اور جلد ہی نتیجہ بھی بھگت لیتے ہیں۔لیکن جب الصَّلَاةَ کو نماز میں بدلا گیا تب قوانین قدرت کی بنیاد پر قائم نظام کا تصور ہی ختم ہو گیا اور جلد نتائج کے بھگتنے کا ڈر جاتا رہا۔(ہم کسی کی دل آزاری نہیں چاہتے ہیں اس لئے مترجم کے نام نہیں دیئے گئے ہیں۔)

اوران کے بعد کچھ وہ ناخلف ان کے جانشین ہوئے جنھوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور خواہشات کی پیروی کی پس وہ عنقریب گمراہی (کے انجام) سے دوچار ہوں گے۔(59)

پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز ضائع کردی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے، سوان کا نقصان ان کے آگے آئے گا(۵۹)

پھر ان کے بعد وہ ناخلف جانشین ہوئے جنہوں نے نمازیں ضائع کردیں اور خواہشاتِ (نفسانی) کے پیرو ہو گئے تو عنقریب وہ آخرت کے عذاب (دوزخ کی وادئ غی) سے دوچار ہوں گے (59ا)

پھر ان کے بعد چند ناخلف ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو (چھوڑ دیا گویا اسے) کھو دیا۔اور خواہشات نفسانی کے پیچھے لگ گئے۔سو عنقریب ان کو گمراہی (کی سزا) ملے گی

إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا	60
البتہ جس نے توبہ کی اور امن قائم کیا اور اصلاحِ عمل کئے تو ایسے لوگ خوشحال ریاستوں میں داخل ہوں گے اور ان پر کوئی ظلم نہ کیا جائے گا۔	
جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًّا	61
ایسی سدا بہار ریاستیں جن کا رحمان نے اپنے بندوں سے درپردہ وعدہ کیا ہے۔۔۔بے شک اس کا وعدہ پورا ہونے والا ہے۔	

62	لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا ۖ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا	
	وہاں وہ کوئی بے ہودہ بات نہ سُنیں گے، البتہ جو کچھ بھی سُنیں گے وہ سلامتی ہی سنیں گے۔۔۔اور ضروریات زندگی انھیں پیہم صبح وشام ملتی رہیں گی۔	
63	تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَن كَانَ تَقِيًّا	
	یہ ہے وہ جنت جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اُس کو بناتے ہیں جو ہمارے احکامات کے ساتھ ہم آہنگ رہتا ہے۔	
64	وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ ۖ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا	
	ہم بغیر تیرے رب کے حکم کے اتر نہیں سکتے، ہمارے آگے پیچھے اور ان کے درمیان کی کل چیزیں اسی کی ملکیت میں ہیں، تیرا پروردگار بھولنے والا نہیں ہے۔	
65	رَّبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ ۚ هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا	
	وہ تمام بلند وزیریں اور جو بھی ان کے درمیان ہے ان سب کا مربی ہے۔ سو اسی کی بندگی کرو اور اُسی کی بندگی پر ثابت قدم رہو کیا ہے۔۔۔ کیا کوئی ہستی تمہارے علم میں اس کی ہم پایہ؟	
66	وَيَقُولُ الْإِنسَانُ أَإِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا	
	اور انسان کہتا ہے کہ کیا اگر میں ناکام ہوتا ہوں تو کیا پھر جلد حیات آفرینی پاؤنگا۔	

67	أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا	
	کیا اس انسان کو یاد نہیں ہے کہ اس سے پہلے ہم نے اسے بنایا تھا جبکہ وہ کوئی حیثیت نہ رکھتا تھا۔	
68	فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا	
	سو تیرا مربی اس پر گواہ ہے ہم انہیں اور شیطانوں کو لازماً جمع کرتے ہیں۔ پھر ہم انہیں گھٹنوں پر گرے ہوئے جہنم کے گرد حاضر کرتے ہیں۔	
69	ثُمَّ لَنَنزِعَنَّ مِن كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا	
	پھر ہر گروہ میں سے ہر اُس شخص کو کھینچ نکالتے ہیں جو رحمان کے مقابلے میں انتہائی سرکش ہوتا ہے۔	
70	ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا	
	مزید یہ کہ ہم ان لوگوں کو خوب جانتے ہیں جو جہنم میں جھونکے جانے کے زیادہ مستحق ہیں۔	
71	وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا	
	تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو اس (احتساب) پر وارد نہ ہونے والا ہو، یہ تیرے پروردگار کے ذمے قطعی، فیصل شدہ امر ہے۔	
72	ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا	

پھر ہم انہیں بچا لیں گے جو احکامات الٰہی کے ساتھ ہم آہنگ رہے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں پر گرے ہوئے چھوڑ دیں گے

مباحث:۔

جِثِيًّا ۔۔مادہ جث ء ۔۔ معنی۔۔، کسی کو فرمانبردار اس حد تک بنانا کہ وہ گھٹنوں کے بل گر کر اقرار کرے ۔ایک فوج کا دوسری فوج کے سامنے شکست کا تسلیم کرنا۔

73 وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا

اور جب انہیں ہمارے واضح دلائل بتائے جاتے ہیں تو کافر اہل امن سے کہتے ہیں کہ ۔۔۔دونوں فریقوں میں سے کس کا مرتبہ بہتر ہے اور محفل کس کی اچھی ہے۔

74 وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرِئْيًا

اور ہم ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جو ساز و سامانِ اور نمود و نمائش میں سب سے بہتر تھے،

75 قُلْ مَن كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَٰنُ مَدًّا ۚ حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضْعَفُ جُندًا

کہہ دو جو شخص گمراہی میں پڑا ہوا ہے سو قدرت بھی اسے ڈھیل دیتی ہے یہاں تک کہ جب اس چیز کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا یعنی یا تو عذاب یا تصادم کی گھڑی۔۔
پس وہ جلد ہی جان لیں گے مرتبے میں کون برا ہے اور لشکر کس کا کمزور ہے۔

76	وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ۗ وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَّرَدًّا	
	اور ہدایت یافتہ لوگوں کو قدرت ہدایت میں بڑھاتی ہے، اور تیرے مربی کے نزدیک باقی رہنے والی نیکیاں بطور جزاء بہترین اور انجام کے لحاظ سے خیر ہیں۔	
77	أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا	
	کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کا انکار کیا اور کہتا ہے کہ مجھے ضرور مال اور اولاد ملے گی۔	
78	أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا	
	کیا اس نے غیبی احکامات پر اطلاع پالی ہے یا اس نے رحمٰن سے کوئی عہد لے رکھا ہے	
79	كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا	
	ہرگز نہیں ۔۔۔یقیناً ہم سب کچھ لکھ لیتے ہیں جو وہ کہتا ہے اور اس کے لیے عذاب میں مزید اضافہ کرتے جاتے ہیں۔	
80	وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا	
	یہ جن چیزوں کو کہہ رہا ہے اسے ہم لے لیں گے۔اور یہ تو بالکل اکیلا ہی ہمارے پاس آئے گا۔	
81	وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا	

	انہوں نے اللہ کے سوا دوسرے قابل فرمابردار ہستیاں بنا رکھی ہیں تاکہ وہ ان کے لئے عزت کا باعث بنیں۔	
82	كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا	
	ہر گز ایسا نہیں ہے وہ یقیناً ان کی عبدیت کا انکار کریں گے اور ان کے مخالف ہوں گے۔	
83	أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا	
	کیا تو نے نہیں دیکھا ہم نے شیطانوں کو کافروں پر چھوڑ رکھا ہے وہ انھیں ابھارتے رہتے ہیں۔	
84	فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا	
	سو تو ان کے لیے عذاب کی جلدی نہ کر ہم تو صرف ان کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔	
85	يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا	
	جس دن ہم صاحبان تقویٰ کو رحمان کے پاس وفد بنا کر پیش کرینگے۔	
86	وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا	
	اور مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسا ہانکیں گے۔	

مباحث:۔

وِرۡدًا۔۔مادہ۔۔و ر د۔۔ معنی۔۔ مختلف معنی میں استعمال ہوتا ہے۔لیکن بنیادی معنوں میں پہنچنا ضرور شامل ہوگا۔

87	لَّا يَمۡلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحۡمَٰنِ عَهۡدًا
	کسی کو سفارش کا اختیار نہیں ہوگا مگر جس نے رحمان کے ہاں سے اجازت لی ہو۔
88	وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحۡمَٰنُ وَلَدًا
	اور کہتے ہیں کہ رحمان نے بیٹا بنا لیا ہے۔

مباحث:۔

اس آیت کا یہ مطلب قطعاً یہ نہیں ہے کہ خدا نے اپنی جنس سے یا مخلوقات میں سے کسی کو اپنا بیٹا بنا لیا ہے۔
دیکھئے پچھلی آیات کا مطالع کرنے سے معلوم ہوا کہ متقین کو بطور مہمان رحمان کے سامنے پیش کیا جائے گا جبکہ مجرموں کو جہنم کی طرف ہانک دیا جائے گا،اور اس میں کوئی رعایت روا نہیں رکھی جائے گی۔اور نہ ہی کسی کی سفارش چلے گی۔لیکن مجرموں نے ایک بہانہ یہ گھڑ لیا کہ رحمان نے ایک ہستی کو یہ اختیارات ایسے دے دئے ہیں جیسے کوئی اپنے بیٹے کو ودیت کرتا ہے۔جکو سفارش کا بھی اختیار ہوگا۔اور وہ مجرموں کو بچا لے گا۔
آیت نمبر ۸۹ میں یہ کہنے کے بعد کہ سخت بیہودہ بات ہے جو تم لوگ گھڑ لائے ہو آیت نمبر ۹۰ میں ارشاد ہے کہ قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں،زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گر جائیں۔
یعنی یہ کہنے سے کہ خدا نے ایک بیٹا تجویز کیا ہے آسمان و زمین اور پہاڑ سب ریزہ ریزہ ہو جائینگے۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟ہم دیکھتے ہیں کہ یہ عقیدہ تو دو ہزار سال سے ۳۵ فیصد آبادی کا ہے۔لیکن پہاڑ تو دور کی بات ایک چھوٹا سا ٹیلہ بھی اپنی جگہ سے نہیں ہٹا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کا مطلب ہے کہ یہ تمام الفاظ تمثیلاً استعمال ہوئے ہیں۔

89	لَّقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا
	یقیناً تم بہت ہی سخت اور عجیب بات لائے ہو،
90	تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا
	قریب ہے کہ اس جھوٹ سے حکمران پھٹ پڑیں اور عوام شق ہوجائیں اور اول العزم علحدہ علحدہ ہو کر زمین بوس ہوجائیں۔
	مباحث:۔ اگر ایسا ہوجائے کہ حاکم وقت کسی کو اپنے اتنا قریب کرلے کہ قانون کی کوئی حیثیت نہ رہے اور اس کو عام حکمرانوں کے بیٹوں کی طرح ہر من مانی کی اجازت ہو۔ اور اس کی سفارش پر مجرم بھی سزا سے بچ جائیں۔ تو اس طرح کے طرز عمل سے نہ صرف حکمرانوں کو نقصان پہنچتا ہے بلکہ عوام اور اول العزم افراد بھی کمزور ہوجاتے ہیں۔
91	أَن دَعَوْا لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدًا
	اس لئے کہ انہوں نے رحمان کے لیے بیٹا تجویز کیا۔
92	وَمَا يَنبَغِي لِلرَّحْمَٰنِ أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا
	اور رحمان کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو گدی نشین بیٹا تجویز کرے۔
93	إِن كُلُّ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَٰنِ عَبْدًا

	جوکچھ آسمانوں اورزمین میں ہےان میں سے ایسا کوئی نہیں جورحمان کابندہ بن کرنہ آئے۔	
94	لَّقَدْ أَحْصَاهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا	
	یقیناًاس نےان کااحاطہ کیاہواہے۔۔اوران کاشمارکررکھاہے۔	
95	وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا	
	اوراس کے پاس مکافات عمل کے روزان میں سے ہرایک فرداًفرداًآئے گا۔	
96	إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا	
	بیشک جنہوں نے امن قائم کیااور جنہوں نے اصلاحی اعمال کئے ایسے لوگوں کے لئے رحمٰن یقیناًمحبت پیدا کرے گا۔	
97	فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لُّدًّا	
	ہم نے اس کوتیری زبان میں صرف اس لیے میسر کیاہے کہ تم اس سے احکامات الٰہی سے ہم آہنگ لوگوں کوخوشخبری سنادواور جھگڑنے والوں کوپیش آگاہ کردو۔	
98	وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُم مِّنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا	

اور ہم ان سے پہلے کتنی ہی نسلوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔۔۔۔۔۔!!!۔۔۔تو کیا تم ان میں سے کسی کے وجود کا احساس کرتے ہو یا کسی کی بھنک سنتے ہو۔۔۔؟